

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یا حسن یا علی یا محمد یا فاطمة یا حسین

بابا جاں بابا جاں بابا جاں بابا جاں

بابا جاں بابا جاں بابا جاں بابا جاں - مجھے روزِ تہماچے مارے - رُو کے بولی یہ سکینہ

نہے ہاتھوں سکینہ نے رکھا گالوں پر - اشک جو گرتے تھے پاؤں کے کبھی چھالوں پر
دھڑکنیں مجھ سے یہ پوچھے بابا - ہے کہاں بابا کا سینہ

کیا یتیموں کو کوئی ایسا سلہ دیتا ہے - سامنے میرے شمر پانی گرا دیتا ہے
اس سے بہتر ہے مروں میں بابا - ہے بھلا کیا میرا جینا

ڈرنے جاؤں میں کہیں مجھ کو دلا سہ دے دو - نہ بکھر جاؤں کہیں مجھ کو سہارا دیدو
کوئی خواہش بھی اگر میری ہو - بابا بولو نگلی کبھی نہ

نوحہ خواں: عباس بندے علی

شکر مولا

کلام: یاؤر عباس یوسفی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یا حسن یا علی یا محمد یا فاطمة یا حسین

پیاسے اصغر کی قسم چہرہ دکھاؤ مجھ کو۔ دو گھڑی کیلئے پاس بلاؤ مجھ کو
آگ خیموں میں لگی ہے تیرے۔ ہے کہاں تیرا سفینہ

میں نے بچپن میں ضعیفی کا وہ عالم دیکھا۔ کمسنی میں ہی میرے بابا تیرا غم دیکھا
دیکھے قرآن کے پارے میں نے۔ یا تھا لاشوں کا بکھرنا

تیرے پہلو کو ترستی ہوں تیرے سینے کو۔ تیری خوشبو ہی مچی بابا میرے جلنے کو
ہر گھڑی یاد تجھے کرتی ہوں۔ میرا دشوار ہے چلنا

بابا پردیس میں اجڑی ہوں وطن میرا کجا۔ میرے دامن میں تو اشکوں کے سوا کچھ نہ بچا
بابا نانا کو صدا دیتی ہوں۔ جب کے ہے دور مدینہ

اس طرح رونق تھی مقتل میں وہ معصوم کلی۔ ہو کا عالم سر میدان تھا اے بندے علی
ایک آواز اٹھی تھی یاؤر۔ آمیری جان سکینہ

نوحہ خواں: عباس بندے علی

شکر مولا

کلام: یاؤر عباس یوسفی